

74989-پاپٹی کپنیوں کے حص کی زکا

سوال

کیا پاپٹی کپنیوں کے حص میں زکا واجب ہوتی ہے؟

پسندیدہ جواب

سوال نمبر (69912) کے جواب میں حص کی زکا میں تفصیل بیان ہو چکی ہے، کہ اس میں زکا کب واجب ہو گی، اور کب واجب نہیں ہوتی ہے؟

پاپٹی کپنیوں میں یہ حص دو حالتوں سے خالی نہیں ہیں:

پہلی حالت:

یہ کپنیاں تعمیرات اور اس پر تعمیر کردہ عمارت کو کرایہ وغیرہ پر دے کر فائدہ حاصل کرنے کے لیے اراضی خریدتی ہوں، تو ان حص میں زکا نہیں ہو گی، بلکہ ان حص کے منافع اگر نصاب کو پہنچیں اور اس پر سال مکمل ہو جائے تو اس منافع میں زکا ہو گی، کیونکہ ان اراضی اور پاپٹی میں زکا نہیں، بلکہ اس سے حاصل ہونے والے فائدہ میں زکا ہے، اگر یہ فائدہ نصاب کے مطابق ہو اور سال مکمل ہو جائے۔

اس پر منتبہ رہنا ہو گا کہ ان کپنیوں کے خزانے میں نقدی رقم یا بانک میں کچھ رقم ضرور ہو گی، اور اس رقم پر زکا واجب ہوتی ہے، لہذا ان حص کے مقابلہ میں جو رقم ہوا سے معلوم کر کے ہر برس اس کی زکا نکالنی واجب ہے۔

دوسری حالت:

لیکن اگر یہ کپنیاں اراضی اور پاپٹی اور عمارتیں تجارت کے لیے خریدتی ہیں، تو یہ حص تجارتی سامان شمار ہونگے، لہذا ان حص اور اس کے منافع دونوں میں زکا واجب ہو گی، اس لیے ہر برس ان حص کی قیمت کے مطابق اور ان کے منافع پر زکا نکالی جائیگی۔

پاپٹی کپنیوں کا اکثر کاروبار یہ ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے ایک پاپٹی کپنی کے تالع زمین میں حصہ ڈالا اور اس پر کمی بر س بیت گئے تو اس کی زکا کیسے ادا کرے گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

”ظاہر توبی ہوتا ہے کہ یہ تجارتی سامان میں حصہ داری ہے؛ کیونکہ جو لوگ زمین میں حصہ ڈالتے ہیں، ان کا ارادہ تجارت اور کمائی ہوتی ہے، اس بنا پر ان پر ہر سال اس کی قیمت لگوانے کے بعد زکا کی ادائیگی لازم ہو گی اگر اس نے تیس ہزار کا حصہ ڈالا ہے اور سال مکمل ہونے کے وقت ان حص کی قیمت ساٹھ ہزار ہو تو اس پر ساٹھ ہزار کی زکا ادا کرنی واجب ہو گی۔

اور اگر سال مکمل ہونے کے وقت وہ دس ہزار صرف دس ہزار کے برابر ہوں تو اس کے ذمہ صرف دس ہزار کی زکاۃ ہو گی، سائل کے ذمہ جو باقی برسوں کی زکاۃ ہے وہ اس طرح اندمازہ کرتے ہوئے ہر برس کی زکاۃ ادا کرے، لیکن اگر یہ حصہ ابھی تک فروخت نہیں ہوئے تو جب یہ فروخت ہوں تو اس وقت اس کی زکاۃ ادا کی جائے، لیکن انسان کی اس میں سستی نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو مقدار کیا ہے وہ فروخت کرے اور اس کی زکاۃ ادا کر دے "انتہی"

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (18/226).

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے زمین میں حصہ داری کی اور اسے پانچ برس بعد فروخت کیا گیا، تو اس کی زکاۃ کیسے ادا کی جائیگی؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

"یچھلے چار برس کی زکاۃ وہ ہر برس کی قیمت کے مطابق زکاۃ ادا کرے گا، چاہے اس میں نفع ہوا ہو یا نفع نہ ہوا ہو، اور آخری برسوں میں اصل مال کے ساتھ اس منافع کی بھی زکاۃ ادا کرنا ہو گی" انتہی.

دیکھیں: فتاویٰ البجید الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9/350).

چاہے کہپنی زمین فروخت کرتی ہو، جیسا کہ یہ ہے، یا پھر وہ اس پر تعمیرات کر کے اسے فروخت کرتی ہو.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے زمین خریدی اور خریداری کے وقت اس کی نیت تھی کہ وہ اسے تعمیر کرنے کے بعد فروخت کرے گا، اور اس کی قیمت حاصل کر کے اور زمین خریدے گا، اور اسی طرح، تو یہ اس حالت میں اس پر زکاۃ واجب ہو گی؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

"اس زمین میں تجارتی سامان کی زکاۃ واجب ہو گی، کیونکہ اس نے منافع حاصل کرنے کے لیے زمین خریدی تھی، اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ خریداری سے قبل فروخت کی نیت کرے یا خریداری کے بعد، جیسا کہ کوئی شخص بہاس سلانی کر کے فروخت کرنے کے لیے کپڑا خریدے" انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (18/227).

واللہ اعلم.